سوال

(51)عذابِ قبر اوراس کی حقیقت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا عذاب قبر ثابت ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عذاب قبر قرآن وسنت کی واضح اورظاہر نصوص اور مسلمانوں کے اجماع سے ثابت ہے اوریہی تینوں ادلہ شرعیہ ہیں۔ سنت سے اس کی واضح دلیل یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

«تَعَوَّذُوْا بِاللّٰہِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، تعوذوا باللہ من عذاب القبر، تعوذوا باللہ من عذاب القبرِ۔» (صحیح مسلم، الجنة باب عرض مقعد المیت من الجنة والنار...ح:۲۸۶۷۔)

''تم عذاب قبر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرو، یہ جملہ تین مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بطورتاکید دہرایا۔''

مسلمانوں کے اجماع سے دلیل: تمام مسلمان اپنی نمازمیں یہ دعا کرتے ہیں: (اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ عَذَابِ جَہَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ) ''میں اللہ تعالیٰ کی عذاب جہنم اورعذاب قبر سے پناہ چاہتا ہوں۔'' حتیٰ کہ عام مسلمان بھی جونہ علماء میں سے ہیں اورنہ اہل اجماع میں سے وہ بھی اپنی نمازمیں یہ دعا کرتے ہیں۔

جہاں تک قرآن مجید کے واضح نصوص کا معاملہ ہے توجیسے کہ آل فرعون کے بارے میں حسب ذیل'

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

النّارُ یُعرَضونَ عَلَیها غُدُوًّا وَعَشِیًّا وَیَومَ تَقومُ السّاعَةُ أَدخِلوا ءالَ فِرعَونَ أَشَدَّ العَذابِ ٤٦ ... سورة غافر

''(وہ) آتش جہنم ہے جس پر صبح وشام انہیں پیش کیا جاتا ہے اورجس روزقیامت برپاہوگی (حکم ہوگاکہ) فرعون والوں کو سخت عذاب میں داخل کرو۔''

بے شک آتش جہنم کے سامنے انہیں اس لیے توپیش نہیں کیا جاتا کہ وہ تفریح کریں اورخوشیاں منائیں یا تماش بینی کریں، بلکہ انہیں توجہنم پر اس لیے پیش کیا جاتا ہے تاکہ انہیں آگ کا

عذاب پہنچے اور وہ عذاب جہنم کا مزہ چکھیں۔ اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَوتَرَىٰٓ إِذِ ٱلظَّٰلِمُونَ فِى غَمَرَٰتِ ٱلمَوتِ وَٱلمَلَٰٓئِكَةُ بَاسِطُوٓاْ أَيدِيهِم أَخرِجُوٓاْ أَنفُسَكُمُ ... سورة الأنعام ٩٣

''اور کاش تم ان ظالم (یعنی مشرک) لوگوں کو اس وقت دیکھو جب وہ موت کی سختیوں میں (مبتلا) ہوں گے اور فرشتے (ان کی طرف عذاب کے لیے) اپنے ہاتھ بڑھا رہے ہوں گے کہ نکالو اپنی جانیں۔''

اللہ اکبر! نزع کے وقت وہ اپنی جانوں کے بارے میں بہت فکر مند ہوں گے اور اس بات کو قطعاً پسند نہیں کریں گے کہ ان کے جسموں سے ان کی جانیں نکلیں اور پھر ان سے کہا جائے گا:

اليَومَ تُجزَونَ عَذَابَ الهُونِ بِمَا كُنتُم تَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ غَيرَ الحَقِّ وَكُنتُم عَن ءايَٰتِهِ تَستَكبِرُونَ ... سورة الأنعام ٩٣

''آج تم کو ذلت کے عذاب کی سزا دی جائے گی اس لیے کہ تم اللہ پر ناحق باتیں گھڑتے تھے اور اس کی آیتوں سے سرکشی کرتے تھے۔''

اَلْيَوم کا ''ال'' عہد حضوری کے لیے ہے، اس سے مراد آج کا وہ دن ہے جو ان کی وفات کا دن ہے۔ مراد یہ ہے کہ آج تم کو ذلت کے عذاب کی سزا دی جائے گی، اس لیے کہ تم اللہ پر ناحق باتیں گڑھتے تھے اور اس کی آیتوں سے سرکشی کرتے تھے۔

اس سے معلوم ہوا کہ صریح سنت اور قرآن کے ظاہر نصوص اور مسلمانوں کے اجماع سے عذاب قبر ثابت ہے۔ قرآن مجید کا یہ ظاہر صریح ہی کی طرح ہے، کیونکہ مذکورہ بالا دونوں آیتوں سے عذاب قبر کی صراحت کے ساتھ وضاحت ہو رہی ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل: صفحہ 106

محدث فتویٰ